تھیں کہ انھوں نے اپنے اختیارات وعہدہ کا کافی ناجائز فائدہ اٹھایا، اب پارلیمنٹ میں بھی ان کے خلاف اس سلسلے میں معاملہ زیر غور ہے اور مدرس ہے کہ جسٹس راماسوامی کے داماد جو مدراس ہائی کورٹ کے چیف جسٹس ہیں، کے خلاف بھی مدراس ہائی کورٹ نے ایک درخواست منظور کرتے ہوئے سی۔بی۔آئی کو تحقیقات کرنے کا حکم دیا ہے۔

ذات پات، چھواچھات، فرقہ پرستی وتنگ نظری، تعصب، مہنگائی وبے روزگاری سے سے ملک کی تصویر غیر ملکوں میں پہلے ہی تاریک تھی اور اب کرپشن کی لعنت اس حد تک بڑھ گئی ہے تو ہندوستان کے بارے میں غیر ممالک میں کیا خیال ونظریہ قائم کیا جارہا ہوگا اس کی ہلکی سی جھلک ذیل کی سطروں کو ملاحظہ کرکے دیکھیئے جو مسٹر ہنومسانی کے ایک مضمون مطبوعہ اسٹیٹسمین میں لندن کے باوقار ومشہور غیر سیاسی رسالہ "اکانومسٹ" (۱۱ مئی ۱۹۹۱ء) کے ایڈیٹوریل سے کچھ اقتباس لے کر پیش کیے گئے ہیں۔

"۔۔۔ دنیا کا سب سے بڑا جمہوری ملک ایک نہایت حقیر نمونہ پیش کرتا ہے۔ اس کے عوام غریب ہیں۔ اس کے سیاستداں پیسہ سے خریدے لئے جانے والے ہیں۔ اور اس میں جو خوبیاں ہیں ان کو بیکار کرکے رکھ دیا گیا ہے۔ ایشیاء کے ملکوں کی ترقی کی دوڑ میں ہندوستان "تھرڈ کلاس" جگہ پر ہے۔ بے شک یہ آگے بڑھ رہا ہے لیکن ایسا لگتا ہے کہ اس کی رگوں میں خون نہیں ہے اس ملک کو قدرت نے جانباز لوگ دیئے لیکن ان کا کوئی استعمال نہیں ہورہا ہے چین کے مقابلہ میں زندہ رہنے کی اوسط کم ہے مرنے والے بچوں کی تعداد فلپنسر کے مقابلہ میں دوگنا ہے تعلیم کی رفتار سری لنکا سے آدھی ہے اس کی ناکامیوں کی کوئی حد نہیں ہے"

اسے پڑھ کر ہر ہندوستانی کا سر شرم سے زمین میں گڑھ جائیگا۔ خدا سے دعا ہے کہ ہندوستان کو وہ منحوس گھڑی کبھی دیکھنے کو نہ ملے جب وشو ہندو پریشد جیسی فرقہ پرست وفسطائی ذہنیت سے لیس تنظیموں کے ذریعہ مسجد کے انہدام پر مندر بنایا جائے۔ خدانخواستہ اگر ایسا شرمناک حادثہ رونما ہوگیا تو ملک اور بیرون ملک آزاد سیکولر ہندوستان کی کیا بدتر صورت ہوگی اسکے تصور ہی سے ہر محب وطن ہندوستانی کے دل کی دھڑکن تیز ہونے لگتی ہے اور اسکے دماغ میں انجانا ساخوف وارتعاش پیدا ہو جاتا ہے۔

ہندوستان کی آزادی کیلئے مرمٹنے والے، قربانی دینوالے اور ہر طرح کی صعوبتیں برداشت کرنے والے مجاہدین ان ملک دشمنوں کو کبھی معاف نہ کرینگے جو ہندوستان میں فرقہ پرستی، تنگ نظری وتعصب، علاقائی